

بعد فرماتے ہیں: وَالْعَمَلُ عَلَىٰ هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، قَالُوا: إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، حَلَّ لَهَا أَنْ يَنْكِحَ ابْنَتَهَا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْإِبْنَةَ، فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، لَمْ يَحِلَّ لَهُ نِكَاحُ أُمِّهَا، لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ﴾، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ.

”اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب

آدمی کسی عورت سے شادی کرے، پھر اسے خلوت سے پہلے طلاق دے دے تو اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے، لیکن اگر وہ بیٹی سے نکاح کرے اور خلوت سے پہلے اسے طلاق دے دے تو اس کی ماں سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ﴾ (النساء: 4: 23) (اور تمہاری بیویوں کی مائیں [بھی تم پر حرام ہیں])۔ امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔“

(سنن الترمذی، تحت الحديث: 1117)

**سوال ۶:** حرمت والے مہینے کون سے ہیں؟

**جواب:** حرمت والے مہینے چار ہیں۔

① رجب ② ذوالقعدہ ③ ذوالحجہ ④ محرم

**سوال ۷:** اگر کوئی اسلام قبول کرتا ہے تو اس کے لیے غسل کرنا کیسا ہے؟

**جواب:** اسلام قبول کرنے والے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے، جیسا کہ قیس

بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: إِنَّهُ أَسْلَمَ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَغْتَسِلَ

بِمَاءٍ وَبِسِدْرٍ. ”وہ مسلمان ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور بیری کے

پتوں کے ساتھ غسل کرنے کا حکم دیا۔“ (مسند الإمام أحمد: 2611، سنن أبي داود: 355، سنن

النسائي: 188، سنن الترمذی: 605، وقال: حسن، وسنده حسن)

اس حدیث کو امام ابن خزمیہ (254,255)، امام ابن حبان (1240) اور امام ابن جارود (14) رحمہ اللہ نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، يَسْتَحِبُّونَ لِلرَّجُلِ إِذَا أَسْلَمَ أَنْ يَغْتَسِلَ وَيَغْسِلَ ثِيَابَهُ. ”اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ جب کوئی شخص مسلمان ہو جائے تو وہ اس کے لیے غسل کرنا اور اپنے کپڑے دھونا مستحب سمجھتے ہیں۔“

(سنن الترمذی، تحت الحديث: 605)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «إِذْهَبُوا بِهِ إِلَى حَائِطِ بَنِي فُلَانٍ، فَمُرُوهُ أَنْ يَغْتَسِلَ». ”اسے فلاں شخص کے باغ میں لے جاؤ اور غسل کرنے کا کہو۔“

(مسند الإمام أحمد: 304/2، وسنده قوي)

**سوال ۸:** مسافر آدمی پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کر کے اول وقت میں نماز پڑھ لیتا ہے، پھر اسی نماز کے آخری وقت میں اسے پانی مل جائے تو وہ کیا کرے؟

**جواب:** مسافر آدمی پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کر کے اول وقت نماز ادا

کر لے، پھر پانی ملنے پر اسے اختیار ہے کہ وہ نماز کو دوہرائے یا نہ دوہرائے، جیسا کہ:

① سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ، فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا، فَصَلَّيَا، ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ، فَأَعَادَا أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ وَالْوُضُوءَ، وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ، ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ